السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خطبہ جمعہ زوال سے پہلے شروع کرنا اور سورج ڈھلتے ہی جماعت کھڑی کردینا سنت طریقہ ہے یا نہیں؟ اور جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے اور دوران خطبہ آنے پر جو دو رکعت پڑھی جاتی ہیں وہ سنت کہلاتی ہیں یا نفل؟ صحیح حدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱)۔۔۔ صحیح بخاری، فتح الباری وغیرہا سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ زوال سے پیشتر نہیں، بلکہ زوال ہوتے ہی آجاتے اور خطبہ شروع کرتے اور خطبہ میں زیادہ وقت نہ لیتے تھے اور پھر نماز شروع فرمادیتے اور صحیح حدیث میں آپ کا ارشاد بھی موجود ہے کہ خطبہ کا چھوٹا کرنا اور نماز کو لمبا کرنا یہ آدمی کی فقاہت (دین کی سمجھ) کی علامت ہے، بہرحال صحیح حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ اور نماز سب زوال کے بعد ہوا کرتے البتہ زوال ہوتے ہی تشریف لاتے البتہ جمعہ کے دن زوال سے قبل اور استواء سراج کے وقت بھی نوافل پڑھنے کی اجازت ہے جیسا کہ احادیث سے نمایاں طور پر معلوم ہوتا ہے۔

(۲)۔۔۔جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ نے خطبہ ونماز سے کافی پہلے مسجد میں آنے کی ترغیب دلائی ہے اور بڑے اجر وثواب کی خبر دی ہے اور فرمایا کہ آدمی کو مسجد میں سویرے آنا چاہیے اور نوافل پڑھتا رہے، پھر جب امام آئے تو چھوڑ کر توجہ سے خطبہ سنے لہٰذا خطبہ سے قبل جتنے کچھ نوافل پڑھے گئے وہ آپ ﷺ کی قولی سنت ہوئے اور خطبہ کے دوران بھی آپ ﷺ کا ہی حکم وارشاد ہے کہ آپ میں سے جب کوئی مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کو بھی بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنی چاہیئں اور ان کو لمبا نہ کرے بلکہ تخفیف کرے لہٰذا یہ بھی قولی سنت ہی ہوئی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 322

محدث فتویٰ